بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۰ | ۲۷ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۱۶ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ | ۲۷ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۵۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ - ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلام محمد صاحب ثالث ولد بابو غلام محمد صاحب فورمین (ریٹائرڈ) کا نکاح خدیجہ بیگم بنت خواجہ محمد رمضان صاحب آف سیالکوٹ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر قادیان میں جلسہ

قادیان ۲۵ اکتوبر۔ آج یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر قادیان میں جلسہ عام کیا گیا جو گیارہ بجے صبح سے لے کر ڈیڑھ بجے تک زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب منعقد ہوا۔ بہت سے اصحاب نے مختلف مذاہب کے پیشوایان کے متعلق دلچسپ تقریریں کیں۔

افتتاحی تقریر

جناب صدر نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو ایک ایسا دن منانا چاہیئے۔ جس میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی تعریف میں تقریریں کی جائیں۔ اس ارشاد کی تعمیل کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے مشوروں کے بعد ہر سال ایک ایسا دن منانا مقرر فرمایا ہے۔ اور آج وہ دن منایا جارہا ہے۔

ساری دنیا میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں تمام مذاہب کے پیرو پائے جاتے ہیں۔ دنیا میں اور کوئی ایسا ملک نہیں اور غور کرنے والے کے نزدیک ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کرنا بھی آپ کی صداقت کی علامت ہے۔ پس یہ نہایت مبارک دن ہے۔ جو منایا جارہا ہے۔ اس طرح آپس کی کشیدگی دور ہوتی۔ اور خوشگوار تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ پھر ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان میں جہاں مختلف مذاہب کے لوگوں کے آپس کے تعلقات عموماً کشیدہ رہتے ہیں۔ ایسا دن منانا نہایت ضروری ہے۔

اس کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے نظم پڑھی۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے

حضرت بدھ

کے متعلق تقریر کی۔ جس میں فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے یہ عام عقیدہ سکھایا ہے۔ کہ ہر ملک اور ہر قوم میں جو پیشوا آئے۔ ان کی تعظیم کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس عقیدہ کی موجودہ زمانہ میں نہایت ضرورت تھی۔ کیونکہ ایک دوسرے کے بزرگوں کو خواہ مخواہ برا بھلا کہا جاتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کے ذریعہ اتحاد و اتفاق کی نہایت مستحکم بنیاد رکھ دی ہے۔

اس وقت میں حضرت بدھ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بدھ مذہب اس وقت دنیا کے بڑے مذاہب میں شمار ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ بہت پھیلا تھا۔ اب بھی اس کے پیرووں کی تعداد ۴۰ کروڑ بتائی جاتی ہے مگر یہ لوگ اصل مذہب پر قائم نہیں رہے۔ بجائے اصل تعلیم پر قائم رہنے کے حضرت بدھ کے بت بنا کر ان کی پرستش کرتے ہیں۔

ایک دفعہ میں سیلون گیا۔ جہاں بدھ ازم کے ماننے والوں کی کثرت ہے۔ میں وہاں کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا سے ملا۔ اور اس سے پوچھا۔ کہ کیا بدھ کے دوبارہ آنے کی بھی آپ لوگوں کو امید ہے۔ اور اس وقت کی کیا علامات ہیں۔ اس نے بتایا۔ کہ ہم لوگ بدھ کے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ اس پر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ آپ ہی موعود کل ادیان ہیں یا

حضرت بدھ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئی باتوں میں مماثلت ہے۔ مثلاً حضرت بدھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیرہ سو سال پہلے ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تیرہ سو سال بعد (۲) حضرت بدھ نے اپنا مرکز ہمالہ پہاڑ سے ۵۰ میل ورے قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرکز بھی ہمالہ سے اتنا ہی دور ہے (۳) حضرت بدھ نے کہا۔ کہ میں جمالی رنگ میں آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی کہا۔

حضرت بدھ کو حضرت مسیح ناصری سے بھی کئی باتوں میں مماثلت ہے۔ اسی وجہ سے بعض محققین نے کہا ہے کہ بدھ کوئی ہوا ہی نہیں یہ مسیح کا ہی نام تھا۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ مسیح کوئی نہیں ہوا اصل میں بدھ ہی تھا چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ایک ہی رنگ میں آتے ہیں۔ اور ان کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ اس لئے اس قسم کی غلط فہمی میں لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم سب کو سچا اور خدا کا پیارا سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد خانصاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر نے اپنی نظم سنائی۔ اور پھر

حضرت کرشن

کے متعلق جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ کہ کرشن جی مہاراج کے جو حالات ہندو روایات میں پائے جاتے ہیں ان کو صحیح سمجھیں تو کرشن جی کی نہایت بھیانک تصویر سامنے آتی ہے۔ مگر میں جو کچھ کہوں گا احمدی نقطہ نگاہ سے کہوں گا۔ حضرت کرشن کا ایک قول ہے۔ کہ جب دنیا میں پاپ بڑھ جاتا ہے۔ تو خدا کسی بندہ کے ذریعہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت کرشن اس وقت آئے جب ہندوستان کے رہنے والے سخت گناہوں میں مبتلا تھے ان کو گوپال کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ مظلوموں اور نیک لوگوں کے ہمدرد اور ان کی حفاظت کرنے والے تھے۔ ان کی ایک تصویر میں ان کو بنسری بجاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ بنسری ایک بے جان چیز ہوتی ہے۔ جو بجانے والے کے منشا کے ماتحت بولتی ہے۔ اسی طرح کرشن جی خدا کی بنسری تھے۔ خدا نے ان کے ذریعہ دنیا کو اپنا کلام سنایا۔ ان کی ایک تصویر اس رنگ کی بنائی گئی ہے کہ ایک پانچ سر کے سانپ کے سروں پر کھڑے ہیں۔ سانپ شیطان کو قرار دیا جاتا ہے۔ اور شیطان نفس امارہ کے ذریعہ پانچ بڑی برائیاں پیدا کرتا ہے۔ جو یہ ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار۔ ان برائیوں کا ناش کرنا حضرت کرشن کا کام تھا۔ کرشن جی کی گوپیوں سے مراد ان کے مخلص مرید ہیں جن کو معرفت کے جام پلاتے تھے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شیخ صاحب کے بعد جناب ملک مولا بخش صاحب نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی سیرت کے چند واقعات سنائے۔ جن سے آپ کی شان ارفع ظاہر ہوتی تھی۔ پھر مولوی محمد شریف صاحب نے

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی سیرت اور حالات پر تقریر کی۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی شان اقدس میں عقیدت کے پھول پیش کئے۔ ان کے بعد جناب پنڈت عبد اللہ بن سلام صاحب نے

حضرت رام چندر جی

کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔ پھر جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" نے

حضرت بابا نانک رح

کے متعلق تقریر کی۔ جس میں توحید، روحانیت، مساوات۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے متعلق بابا صاحب کی تعلیم پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔

بعدہ مدرسہ احمدیہ کے دو طالب علموں نے قیس صاحب کی دو نظمیں سنائیں۔ اور پھر فیاض احمد صاحب دار الفضل نے مختصر طور پر حضرت کرشن کا ایک واقعہ بیان کرکے بتایا۔ کہ آپ اعلیٰ مرتبہ پر پہونچ جانے کے باوجود اپنے بچپن کے دوستوں سے محبت اور انکساری سے ملتے تھے۔ اسی سلسلہ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ اسلام نے سب انسانوں سے بحیثیت انسان سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اور ائمہ سلف کے واقعات اس کی تائید میں بیان کئے۔ کہ مسلمانوں میں بڑے بڑے مرتبہ کے لوگ بھی چھوٹوں سے نہائت بے تکلفی اور سادگی سے میل جول رکھتے تھے۔

حضرت میر صاحب کے بعد

ایک سکھ فاضل

گیانی شیر سنگھ صاحب نے تقریر کی۔ آپ اسی غرض سے امرت سر سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے پہلے سیرۃ پیشوایان مذاہب کے بیان کے لئے جلسوں کے انعقاد کی تحریک کو بہت سراہا۔ اور بتایا کہ جو لوگ ہندوستان میں لا مذہبیت دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ دنیا میں جو اخلاق اور شائستگی پائی جاتی ہے۔ یہ سب مذہب ہی کی طفیل ہے۔ آپ نے بتایا کہ سکھ مذہب دوسروں سے نفرت نہیں سکھاتا۔ بلکہ ہر ایک حتیٰ کہ دشمن کی بھی خدمت کی تلقین کرتا ہے۔ اور دشمنوں سے حسن سلوک کے بارہ میں سکھ تاریخ سے بعض واقعات پیش کئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ایمانی کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا۔ آپکی تقریر بہت پسند کی گئی۔ سب سے آخر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب صدر جلسہ نے تقریر کی اور گیانی صاحب کی تقریر کے سلسلہ میں اسلامی تاریخ سے بعض واقعات بیان فرمائے اور بتایا کہ اسلامی ائمہ دشمنوں اور مخالفوں بلکہ اپنے قاتلوں کے ساتھ کیسا محسنانہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ حضرت میر صاحب کی تقریر کے بعد دعا پر پونے چار بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا؛

ہفتہ تعلیم و تلقین ←۔۔۔۔۔ ۷ رنومبر تا ۱۳ نومبر

پریذیڈنٹ صاحبان بہت جلد متوجہ ہوں

جیسا کہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ مل کر ہر سال ایک ہفتہ تعلیم و تلقین منایا کریں۔ جس میں احباب جماعت کو اخلاقی مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ اس سال کا ہفتہ انشاء اللہ العزیز ۷ رنومبر تا ۱۳ رنومبر ۱۹۴۲ء منایا جائے گا۔ جس میں حسب ذیل ترتیب کے ساتھ تقاریر ہوں گی۔

(۱) پہلا دن بروز ہفتہ بتاریخ ۷ رنومبر ۱۹۴۲ء { مصلح موعود کی پیشگوئی از کتب سابقہ اور کتب اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور کلام میں

(۲) دوسرا دن بروز اتوار " ۸ " " { مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین۔ اور کیا مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اولاد میں سے ہونا ضروری ہے

(۳) تیسرا دن بروز سوموار " ۹ " " { مصلح موعود کی ذاتی علامات از روئے پیشگوئی

(۴) چوتھا دن بروز منگل " ۱۰ " " { کیا مصلح موعود کا مامور ہونا یا دعوےٰ کرنا ضروری ہے یا یہ کہ اسکا اپنی ذاتی اور وقتی علامات کے مطابق پہچانا جانا کافی ہے

(۵) پانچواں دن بروز بدھ " ۱۱ " " { وہ کونسے دلائل ہیں جن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مصلح موعود ہونا ثابت ہے۔

(۶) چھٹا دن بروز جمعرات " ۱۲ " " { مصلح موعود کی پیشگوئی کے تعلق میں غیر مبایعین کے اعتراضوں کے جوابات

(۷) ساتواں دن بروز جمعہ " ۱۳ " " { گزشتہ چھ اسباق کو دہرایا جائے۔

تمام بیرونی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان چھ ایام کے لئے اپنی اپنی جماعت میں خدام و انصار کو جمع کرکے جلسے کریں۔ نیز مقررین صاحبان کو مقرر کرکے ان کی فہرست دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ اور یاد رکھیں کہ مقررین ایسے مقرر کریں۔ کہ جو ہر لیکچر کو سادہ اور عام فہم پیرایہ میں بیان کریں۔ اور خواندہ اصحاب کو نوٹ بھی لکھائیں۔ ان کا لیکچر بطور سبق کے ہونا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام عہدہ داران جماعت اس بارہ میں فوری توجہ کرکے اس ہفتہ کو کامیاب بنائینگے

خاکسار مرزا منور احمد سیکرٹری سب کمیٹی مشترکہ خدام و انصار

جنگ میں افسر بھرتی ہونے والے دوستوں کے پتے

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹنٹ یا اس سے کسی اعلےٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱) امیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن محلہ دار البرکات بیمار ہیں۔ حافظ محمد عبد اللہ صاحب متوطن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ نیز بعض مالی مشکلات میں مبتلا ہیں (۳) بابو حمید احمد صاحب کی بیوی بچے برما سے واپس آتے ہوئے مفقود الخبر ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک خطبہ میں بھی اس دردناک واقعہ کا ذکر فرما چکے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

باب الانوار سے قادر آباد جانے والی سڑک پر وقار عمل منایا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔ (مہتمم وقار عمل)

187

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکر و فکر

مجھے کیسا خدا چاہیئے؟

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ایک بڑی مجلس میں "اتفاقاً" کچھ مذہبی لوگ جمع ہوگئے۔ باتیں کرتے کرتے برسبیل تذکرہ یہ بات درمیان میں آگئی۔ کہ مختلف مذاہب نے کیا نقشہ اپنے اپنے خدا کا پیش کیا ہے۔ اس پر ایک صاحب جن کے مکان پر یہ لوگ مدعو تھے انہوں نے تحریک کی۔ کہ آپ صاحبان مختصر طور پر ایک سریع الفہم وجدانی نقشہ اپنے اپنے خداؤں کا بیان فرمائیں۔ تاکہ ہم لوگ جو مذہب کی باریک باتوں سے ناواقف ہیں۔ وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں اس پر بعض بزرگوں نے یہ عذر کیا۔ کہ ہم اس مضمون کے لئے تیار ہو کر نہیں آئے۔ مگر دوسرے لوگوں نے کہا۔ کہ ہم کو تیاری والا بیان درکار نہیں۔ آخر آپ لوگ ساری عمر خدا کی صفات اور اس کا کلام مخلوقات کو سناتے رہے ہیں۔ آپ آسان الفاظ میں ناواقف لوگوں کے لئے ایک ایسا نقشہ اپنے مذہب کے پیش کردہ خدا کا بیان فرمائیں جس سے ہم کو کچھ اندازہ اس مسئلہ کا ہو سکے۔ نہ لفاظی کی ضرورت ہے نہ لمبی چوڑی تفاصیل کی۔ آپ ہمیں اس طرح خدا کے خیال (idea) کو سمجھائیں جس طرح آپ اپنے کسی لڑکے یا مبتدی کو سمجھاتے ہیں۔ مگر الفاظ کا ملمع اور کتابوں کے رعب دار الفاظ نہ ہوں۔ اور منطق نہ چھانٹی جائے نہ فلسفیاں ہوں۔ بلکہ آپ صاحبان کے اپنے دل کے اندر جو خدا ہے اُس کا حلیہ ہمارے سامنے سادہ زبان میں پیش کر دیں۔ اس پر ایک پادری صاحب ایک آریہ صاحب۔ اور ایک مولینا صاحب نے بمشکل رضامندی ظاہر کی۔ اور سب سے پہلے پادری صاحب اُٹھے۔ اور یوں فرمایا

(۱)

صاحبان! میرا خدا تین اقنوم سے بنا ہوا ہے۔ خدا باپ۔ خدا روح القدس خدا بیٹا۔ عملی طور پر ہم عیسائیوں کو صرف خدا بیٹے سے تعلق ہے باقیوں سے واسطہ نہیں۔ بیٹا سراسر محبت ہے۔ اس نے ہماری خاطر دُنیا میں جنم لیا۔ ہمارے گناہوں کو اپنے سر پر اٹھایا۔ اور ان کی سزا میں تین دن جہنم کی تکلیف اٹھائی۔ اور ہم کو شریعت کی پابندیوں کی لعنت سے ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا۔ بشرطیکہ ہم اُسے خدا کا فرزند۔ اور اپنا منجی تسلیم کرلیں اب ہمیں گناہوں سے کوئی ڈر نہیں اور مذہب کے کسی عملی حصہ کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ دُنیا اور آخرت دونوں جگہ کے مزے اور آزادیاں ہمارے لئے ہیں۔ اور محنت کوئی نہیں۔ کیا کوئی ہے۔ جو آزادی کو قید پر ترجیح دے اور سرداری چھوڑ کر بندہ اور غلام بنتا پھرے۔ اس لئے میری تسلی ایسے خداوند سے ہوگئی۔ اور وہ مجھے بہت پسند ہے"

مجلس میں سے ایک صاحب نے ریمارک کیا۔ کہ ہاں ٹھیک ہے۔ عیسائی باش وہرچہ خواہی کُن۔

(۲)

ان کے بعد آریہ صاحب اُٹھے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ ہم تو ایک خدا کو مانتے ہیں۔ اور توحید کے قائل ہیں۔ مگر ہمارا خدا دخل در معقولات نہیں ہے اور ہماری کسی بات میں خواہ مخواہ پیر نہیں اڑاتا۔ ہم اپنی قسمت کے آپ مالک ہیں۔ نہ کسی صورت میں اس کی دست اندازی کا ہمیں خوف ہے۔ وہ اپنی جگہ آنند میں ہے۔ اور ہم اپنی جگہ ہم اس سے کچھ گھٹیا بھی نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ازلی چلے آتے ہیں۔ اور ابدی چلے جائیں گے۔ وہ نہ ہم سے دُعا کراتا ہے۔ نہ اپنے آگے ناکیں رگڑواتا ہے۔ بلکہ جو ہم کرتے ہیں۔ اس کا بدلہ پاتے ہیں۔ ہماری کنجی ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس نے ہمیں آزاد چھوڑ رکھا ہے۔ پس ہماری حالت دُوسرے مذہب والوں سے بہتر ہے۔ خواہ مخواہ کی حکومت اور نمبرداری اس نے ہم پر نہیں جتائی۔ اس لئے ہمیں پُورا سوراج حاصل ہے اور ہم اپنے خدا کو دُوسرے خداؤں سے بہتر سمجھتے ہیں۔

ایک لطیفہ گو خاتمہ پر بول اُٹھے۔ تو یوں کیوں نہیں کہتے۔ کہ ہم خود بھی خدا نمبر ۲ ہیں۔ دوسرے نے کہا ہمیں ایسے خدا کی حاجت ہی کیا ہے۔

(۳)

آریہ صاحب کے بعد مولینا صاحب کی باری آئی۔ وہ پادری صاحب۔ اور مہاشہ صاحب کی تقریر کے وقت ہر ہر فقرہ پر پہلو بدل رہے تھے۔ بڑے جوش سے اُٹھے۔ اور یوں فرمانے لگے کہ صاحبان ہمارا خدا ایسا تھرڈ کلاس خدا نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ ابھی سُن چکے ہیں۔ وہ بڑی طاقتوں والا۔ بڑا پاک۔ سب سے دُور سب سے مخفی۔ ازلی۔ ابدی۔ اور سب علم رکھنے والا ہے۔ ہمارا ذرا سا گناہ بھی اس سے چھپا نہیں رہ سکتا۔ ہم کو اس کے خوف سے ہر وقت ڈرتے۔ اور کانپتے رہنا چاہیئے ایسا بے نیاز ہے۔ کہ چاہے۔ تو ساری دُنیا کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جھونک دے۔ فرشتے اس سے لرزتے ہیں۔ اور انبیاء اس سے خوف کھاتے رہے ہیں آدمی اس کے سامنے ایک پشّہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ وراء الوراء ہے۔ اور اتنی عظیم الشان ہستی ہے۔ کہ انسان کے ادراک سے بالکل بالاتر ہے۔ عقلیں اس کی عظمت کو نہیں پہنچ سکتیں۔ غنی ہے۔ اور کسی کی ذرا بھی پروا نہیں رکھتا۔ ایسے ایسے عذاب اس کے پاس ہیں۔ کہ ہمیشہ اس سے ڈرنا۔ اور اس کی عبادت۔ اور ورد و وظائف میں لگے رہنا چاہیئے سب سے وہ ان کے اعمال کی بابت پوچھے گا۔ مگر اُسے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ چاہے تو ایک ساری عمر عبادت کرنے والے کو جہنم میں ڈال دے۔ اور چاہے۔ تو ایک سرکش نافرمان کو جنت میں بھیجدے جو نہ مانے گا۔ اس کے لئے وہ بڑا سختگیر ہے۔ بڑا ہے۔ بہت بڑا۔ بہت ہی بڑا ہے عظیم۔ اکبر۔ صاحب حکومت وہیبت و جبروت و قدرت۔ اتنا بڑا۔ اور رعب والا۔ اور بے نیاز خدا کوئی مذہب نہیں پیش کر سکتا۔ اور مذاہب کے خدا اس کے مقابل کھلونے ہیں"

اس پر سامعین میں سے ایک کالج کے طالب علم نے کہا۔ کہ مولانا خدا کے لئے خدا سے اتنا تو نہ ڈرایئے۔

غرض ان تینوں قسم کے خداؤں کے ذکر سے مجلس کے سمجھ دار اور تعلیم یافتہ حاضرین پر کچھ اچھا اثر نہیں پڑا۔ اور سب چپ چاپ اور خاموش تھے۔ کہ ہال کے کونے میں سے ایک سبز عمامہ والے نوجوان کی آواز آئی۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ اجازت ہو۔ تو میں بھی کچھ عرض کروں۔ لوگوں کے دل تین بڈھوں کی تقریروں سے کچھ بجھے ہوئے تھے۔ اور محفل پر ایک مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ سب یک زبان ہو کر بولے۔ کہ ہاں ہاں ضرور فرمایئے۔ وہ اُٹھ کر یوں فرمانے لگے۔

(۴)

صاحبان! میں تو اُس خدا کا قائل ہوں جو بے شک صاحب عظمت وجلال ہے۔ بے شک لیس کمثلہ شئی ہے۔ بیشک ازلی۔ ابدی ہے بے شک وراء الوراء ہے بے شک ہمہ علم اور ہمہ قدرت ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ ہمہ تن ربوبیت۔ ہمہ تن رحمت۔ ہمہ تن شفقت۔ ہمہ تن عشق و وفا۔ ہمہ تن غریب نوازی اور بندہ پروری۔ ہمہ تن قدردانی اور ہمہ تن جود و سخاوت بھی ہے۔ میری حالت سے پُورا باخبر ہے۔ میرا اُسے خیال ہے۔ مجھ سے ملتا جُلتا رہتا ہے۔ میرے ساتھ اس کا الفت ومحبت کا رابطہ ہے۔ میری دُعاؤں کو سنتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے۔ میری آہ وزاری سے متاثر ہوتا ہے۔ مجھے مصیبتوں سے نکالتا ہے۔ مجھ پر چھوٹے بچوں کی مانند رحم کرتا ہے۔ میری تربیت کرتا ہے تکالیف کے وقت میری تسلی کرتا ہے۔ بیماری میں میرا علاج کرتا ہے

میرے گھر کا میرے بیوی بچوں کا میری آمدنی کا میرے کھانے پینے کا میری صحت کا۔ میرے مرنے جینے کا ایسا خیال رکھتا ہے۔ گویا اسے اور کوئی کام ہی نہیں۔ وہ ایسا ہے، جیسے میرے خاندان کا ایک بزرگ ممبر اور ایسا شفیق گویا میرا باپ اور ایسا نرم دل جیسی میری ماں اور ایسا خیر خواہ جیسے میرا استاد۔ وہ میرے لئے ایسا لابدی اور لاینفک ہے جیسے میری اپنی جان۔ وہ مجھے صحیح راستہ دکھاتا ہے، نقصانوں سے بچاتا ہے، تعلیم دیتا ہے، نیک و بد سمجھاتا ہے۔ کبھی مجھ سے اشاروں کنایوں میں باتیں اور کبھی کھلم کھلا کلام کرتا ہے۔ کبھی محبت اور پیار سے گوشمالی بھی کر دیتا ہے۔ غرض میں اس کی مہربانیاں عنایات اور کرم اور رحم کیا بیان کروں۔ اور کیا بیان کر سکتا ہوں۔ میرا سارا خرچ مجھے خود ہی دیتا ہے۔ پھر خود ہی اس میں سے کچھ قرض مانگتا ہے۔ پھر جو قرض لیا تھا اسے سات سات سو گنے تک کر کے واپس دیتا ہے۔ اور پھر بھی میرا احسان مند رہتا ہے۔ وہ میرا، خاص میرا۔ ہاں خاص میرے اس بدن اور اس رُوح کا خدا، ہے جو اس طرح میرے ساتھ لگا رہتا ہے۔ کہ کسی وقت نہ خود جدا ہوتا ہے، نہ مجھے اپنے سے جدا ہونے دیتا ہے۔ اسے میرے ساتھ ذاتی دلچسپی اور ذاتی تعلق ہے، اس کے قرب میں مجھے وُہ لذت وہ راحت وہ عیش محسوس ہوتا ہے۔ کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ اور اس کی عبادت اور خدمت گزاری میں مجھے وہ زندگی وہ تر و تازگی اور وہ روحانیت اور وہ روشنی ملتی ہے۔ کہ میں ایک لمحہ بھی بغیر اس کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ وُہ وہی خدا تو ہے جس نے درخت کی اوٹ سے آدم کو جان بوجھ کر پیار سے پکارا تھا۔ کہ اے آدم تو کہاں ہے۔ اور نوح کی قوم پر عذاب کر کے پھر حتمی عہد کیا تھا کہ اب میں بنی آدم پر ایسا عذاب کبھی نازل نہیں کروں گا۔ اور جس نے یعقوب سے ساری رات کشتی کی تھی۔ اور آخر اس کے خوش کرنے کی خاطر خود اس سے پچھاڑ کھائی تھی۔ وُہ جس نے موسےٰ کو اپنا تھوڑا سا چہرہ نقاب سرکا کر طور پر دکھایا تھا۔ اور جو عیسےٰ کو دشمنوں کے پہرہ میں سے دن دھاڑے صلیب پر سے اتار کر لے گیا تھا۔ وہ وہی خدا ہے جو عرب کے ایک مہمان نواز صحابی کے اندھیرے میں، روٹی کھانے کی فرضی چیٹر چیٹر پر خوب ہنسا تھا۔ اور وہ جو کہا کرتا تھا۔ کہ اے عبد القادر تجھے میرے سر کی قسم تو یہ کھانا کھا لے۔ اور اے عبد القادر تجھے میری جان کی قسم تو یہ کپڑا پہن لے۔ وہی جس نے احمدؑ کو کہا تھا کہ پیارے تو مجھے اپنے بچوں کی طرح عزیز ہے۔ اور اکثر اسے فرمایا کرتا تھا۔ کہ میں جو تیرا خدا ہوں میں ہمیشہ تیرے اور تیرے گھر والوں کے ساتھ ہوں۔ اور اس کے باپ کے فوت ہونے کے وقت تعزیت کرتا تھا کہتا تھا کہ اے بندے کیا میں تیرے والد سے زیادہ تیرے لئے کافی نہیں ہوں۔ اور طاعون کے دنوں میں اس کی تسلی کرتا تھا۔ کہ گھبرا نہیں میں تیرے گھر میں طاعون کے ایک کیڑے کو بھی داخل نہیں ہونے دوں گا۔ ہاں وہی خدا جو ایک مومن کی جان نکالنے کے وقت تردد میں پڑ جاتا ہے۔ وہی خدا جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک چھوٹے بچے کی ناز بردار ماں کی طرح فرمایا کرتا تھا کہ پیارے تو تو میرا چاند ہے۔ تو تو میرا سورج ہے۔ وہی جس نے بڑے لاڈ اور پیار سے محمود کو یوں مخاطب کیا تھا کہ ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہٗ زراہ دور آمدہٗ

پس اے صاحبو ایک ایسا خدا ہے۔ جو میں نے اس زمانہ میں دیکھا اور آزمایا اور تجربہ کیا۔ اگر آپ کو پسند آئے تو آؤ میں تمہاری اس سے روشناسی کرا دوں سبز عمامہ والا نوجوان خاموش ہو گیا۔ سب حاضرین سر جھکائے چشم پُر آب ہو رہے تھے۔ کسی نے بھرائی ہوئی آواز سے پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے، کمرہ کے دوسرے کونے سے جواب ملا۔ کہ یہ ایک نووارد مرزائی مبلغ ہیں مجلس برخاست ہو گئی۔ اور کالج والے طالب علم نے بلند آواز سے کہا کہ اوروں کی مجھے خبر نہیں مگر مجھے تو ایسا ہی خدا درکار ہے ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈھینکانال میں تبلیغ احمدیت

صوبہ اڑیسہ کا تبلیغی دورہ کرتے ہوئے خاکسار مورخہ ۱۲ ماہ رواں ڈھینکانال پہنچا یہ جگہ کٹک سے قریباً ۴۰ میل جانب شمال واقع اور اسی نام کی ریاست کا صدر مقام ہے۔ اس ریاست کا رقبہ ایک سو بیس مربع میل اور سالانہ آمد تقریباً نو لاکھ روپیہ ہے اس کے راجہ ہز ہائی نس جناب شنکر پرتاپ دیو مہندر بہادر روشن خیال اعلےٰ تعلیم یافتہ اور بیدار مغز حکمران ہیں۔ آپکی عمر ۳۵ سال کے لگ بھگ ہو گی۔ ڈھینکانال ریاست کے دیوان یعنی وزیر اعظم خان بہادر جناب عبد القدیر صاحب ریٹائرڈ کلکٹر بھی کہنہ مشق اور تجربہ کار شخص ہیں۔ آپ پانی پت کے رہنے والے ہیں، جو تین سال کے لئے اس ریاست کے دیوان مقرر ہوئے تھے۔ آپکے انتظام و انصرام حسن کارکردگی، معاملہ فہمی اور خوش معاملگی کا عام چرچا ہے۔ آپ کی عمر ۶۵ سال سے متجاوز ہو رہی ہے۔ بوقت ملاقات آپ نے فرمایا کہ آپ جماعت احمدیہ کے اکثر بزرگوں کی دعاؤں سے متمتع ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر آیا تو فرمایا کہ ایک موقعہ پر حضور نے اپنے دست مبارک سے آپ کی پیٹھ پر شاباش کے رنگ میں تھپکی دی تھی۔ جس پر آپ کو ہمیشہ فخر و ناز رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ کے ذکر پر آپ آبدیدہ ہو گئے ہز ہائی نس راجہ صاحب سے ملاقات کے دوران میں آپ کو احمدیت کا پیغام دیا گیا۔ آپ کمال خندہ روئی اور توجہ کے ساتھ سنتے رہے ہندو مسلم اتحاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ اصول سنے تو فرمایا کہ آپ ڈھینکانال میں لیکچر دیں۔ میں نے عرض کی۔ یہاں کوئی انتظام کرنے والا نہیں ہے، ورنہ میں تو ہر وقت تیار ہوں۔ آپنے فرمایا کہ ہم انتظام کئے دیتے ہیں۔ آپ لیکچر ضرور دیں۔ چنانچہ اسی روز شام کو جب ہمارے احمدی سٹینو گرافر نے آپ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ احمدی مبلغ بھی کوئی ملاں ہی ہو گا۔ لیکن اس ملاقات نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ آپکے مبلغ تجربہ کار سیاح اور عالم ہیں، اس لئے آپنے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جب عرض کی گیا کہ پروگرام بن چکا ہے اور کل روانگی ہے، البتہ ایک ہفتہ کے بعد واپسی پر آپ انتظام فرمائیں تو لیکچر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ نہیں آپ پروگرام منسوخ کر دیں کیونکہ میرے علاوہ رانی صاحبہ کی بھی شدید خواہش ہے کہ فوری طور پر محل میں لیکچر کا بندوبست کیا جائے چنانچہ سفر کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا، اور دوسرے روز

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی نہیں دیکھنے پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے، اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دُعا ہے اور جسمانی علاج ہمارا "دنسوال" جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے، حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے، آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے، اور فائدہ یقینی ہو ؛

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

وی پی کی فہرست الفضل ۲۳ ماہ اخاء (اکتوبر) میں شائع ہو چکی ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ارسال فرما دیں۔ ہم ۲ نومبر کو وی پی ارسال کریں گے۔

188
Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تفسیر کبیر

اور سورۂ حجر میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی!

(۲):

دوسرے رکوع میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ تمہاری سمجھ میں فوری طور پر آئے یا نہ آئے۔ مادی نظام اور قوانین کی طرح روحانی نظام اور قوانین بھی ہیں۔ اس تفہیم کے لئے بکثرت دلائل دئے گئے ہیں۔ اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کے ذریعہ ایک نیا روحانی انقلاب ہوتا ہے۔ اور اسکے نتیجہ میں نیز روحانی نظام و قوانین کی شہادت کے طور پر نامساعد حالات میں ایک دنیاوی انقلاب بھی برپا ہوگا۔ ایک نیا آدم پیدا کیا گیا ہے جو ابلیسی فتنہ کو دور کریگا۔ اور نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق ہوگی۔ پرانے نظام کی تخریب کے بعد نئے نظام کا خاکہ بھی کھینچکر بتایا گیا ہے۔ کہ نئے آدم کے ذریعہ نئی دنیا بن جائے گی۔ اور مومنین ارضی و سماوی جنت کے وارث ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ انسان نے شیطانی اثرات کے ماتحت اپنی روحانیت کو بگاڑ لیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دنیاوی فسادات اور مظالم پیدا ہوئے ہیں۔ اس طرح اثر ملائکہ اور روحانی نظام کی اہمیت جتلائی کہ بغیر ان کے مادی قوانین ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔ ولقد جعلنا فی السماء بروجا۔ الخ میں یہ پیش کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کا ایک نظام کامل بنایا۔ اور اسکے استحکام و حفاظت کے لئے مکمل قانون بھی بنایا اور زمین پر بھی موزوں و مربوط اصول کے ماتحت سامان معیشت انسان کے لئے پیدا کئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کیلئے بھی سامان رزق پیدا کیا ہے۔ جنہیں لوگ رزق نہیں دیتے۔ وجعلنا لکم فیھا معایش ومن لستم لہ برازقین ۔ میں یہ بات بتلائی کہ دنیاوی معیشت کی تقسیم میں انسان ظلم و فساد بھی پیدا کر لیتا ہے۔ اور مخلوق کو خواہ وہ جانور ہوں یا غربار۔ مزدور اور کسان ان کا حق نہیں دیتا۔ اور یہ حق تلفی حرص اور خدا کی قدرت پر عدم ایمان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو یہ بتلا کر دور کرتا ہے کہ یہ حق تلفی فضول ہے۔ کونسی ایسی چیز ہے جس کے غیر محدود خزانے ہمارے پاس نہیں۔ ہاں ہم اسے ایک معین انداز سے اتارتے ہیں۔ انسان سب چیزوں کو حاصل کر لینا چاہتا ہے۔ مگر کیا وہ ایسا کر بھی سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ بے صبری اور ظلم کیسا۔ دیکھو تو بخارات کو اٹھانے والی ہوائیں۔ یہ بادل اور ان کے ذریعہ سے بارش۔ یہ سب چیزیں تم خود سے تو جمع بھی نہیں کر سکتے۔ مگر یہ تمہیں عطا کی گئی ہیں۔ اب جن چیزوں پر تمہیں اختیار دیا گیا ہے ان کی تقسیم میں ظلم نہ کرو۔ خدا کے خزانے میں کیا کمی ہے۔ کاش یورپ اور ایشیار کے سرمایہ دار و سود خوار اس سے سبق حاصل کرتے

پھر علاج نفس کے لئے فرمایا کہ انفرادی حیات و موت ہو یا قومی عروج و زوال یہ سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور تم جو ارض الہٰی کو ظلم سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور کہتے ہو یہ جزیرہ میرا۔ یہ نو آبادی میری۔ یہ ملک میرا۔ تم ہوشیار ہو جاؤ کہ ہم ہی سب کے وارث ہیں ہم آگے بڑھنے والی قوموں اور افراد کو بھی جانتے ہیں۔ اور پیچھے رہ جانے والوں کو بھی۔ اور اسکے اسباب و علل سے بھی واقف ہیں۔ اب مشیت ہے کہ وَاِنَّ رَبَّکَ ھُوَ یَحْشُرُھُمْ اِنَّہٗ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝ اللہ تعالیٰ ظالموں سے حساب لیگا اور دنیا کی وراثت حکیم و علیم خدا ایک نئی قوم کے سپرد کریگا جو عالم میں انصاف و عدل پر مبنی ایک نیا نظام قائم کریگی۔ یہ صحابہ کرام کی ترقی کی پیشگوئی تھی اور اب جماعت احمدیہ کے عروج کی پیشگوئی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں:۔

"اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ جس طرح نظام جسمانی میں شیطانوں کا یعنی بُرے انسانوں کا زمین پر تو تصرف ہے کہ وہ اسجگہ ظلم اور فساد پیدا کرتے رہتے ہیں لیکن آسمان پر کوئی تصرف نہیں ظالمانہ طور پر دنیوی نعمتوں پر تو قابض ہو جاتے ہیں لیکن آسمانی نعمتوں جیسے ستاروں کی تاثیرات۔ نور۔ ہوا وغیرہ کے فوائد سے لوگوں کو محروم نہیں کر سکتے اور نہ آسمان پر انکا کوئی اختیار ہے۔ سورج، چاند ستارے ان کے تصرف سے بالا ہیں۔ یہی حال روحانی عالم کا ہے کہ شیطانوں کا کوئی تصرف انبیار اور انکے کامل متبعوں پر نہیں ہو سکتا" (تفسیر کبیر صفحہ ۵۲۷)

مادی ترقی و غلبہ کے نشہ میں سرشار دجالِ مغرب [illegible] کے ذریعہ ستاروں اور چاند پر پہنچکر بھی ظالمانہ نو آبادیاں قائم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ مگر سمار الدنیا کے اوپر فضار میں تیزی سے حرکت کرتے ہوئے [illegible] اور دوسرے سامان ان شیطانوں کو وہاں تک پہنچنے نہیں دیتے۔ سورۂ رحمٰن میں فرمایا یٰمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطٰن ۝ الا بسلطٰن میں جماعت احمدیہ کی سائینٹفک ترقی کے لئے بڑی گنجائش ہے۔ سورۂ حجر رکوع ۳ میں فرمایا۔

ان عبادی لیس لک علیھم سلطان

اس سے یہ ظاہر ہے کہ ذریات شیطان کا قبضہ جماعت مومنین پر نہ ہو سکے گا۔ بلکہ مومنین رفتہ رفتہ ارض و سمار کے صحیح وارث ہوتے جائینگے اور زمین نیز اگر خدا چاہے۔ تو اقطار السمٰوٰت پر بھی حکومت کرینگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح تحریر فرماتے ہیں "فرماتا ہے۔ کہ جس طرح جسمانی نظام مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ روحانی نظام بھی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ اور ہم نے اسے بھی جسمانی نظام کی طرح کئی طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ جو اسکے اوپر کے طبقے ہیں وہ تو محفوظ ہیں ہی جو نیچے کا طبقہ ہے اسمیں شرارت کا امکان ہو سکتا تھا سو اسے بھی ہمنے ستاروں سے مزین کیا ہے اور ان کے ذریعہ اس نچلے آسمان کی حفاظت کی ہے۔ ... اسلئے جب کوئی اسمیں خرابی پیدا کرنا چاہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پر مار پڑتی ہے۔"

غرض یہاں انا لہ لحٰفظون کی تشریح ہے۔ نظام روحانی بھی مختلف انبیار کا ایک مجموعہ ہے اور وہ روحانی آسمان کہلاتا ہے۔ ہر نبی نے آسمانِ روحانی کی حفاظت کی ہے اور اپنے اور اپنے تابعین کے

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی طبیہ عجائب گھر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں!

"اگرچہ میرا قادیان آنا اکثر بار ہوتا رہتا ہے مگر طبیہ عجائب گھر کو اس سے پہلے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ آج ایک ضرورت سے جانا ہوا تو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ واقعی عجائبات کا ایک بہت ہی دلچسپ اور بڑا عجیب غریب مجموعہ ہے جو حکیم عبدالعزیز صاحب کی حیرت پسند طبیعت نے ہزارہا روپے خرچ کرکے بڑی تلاش اور کوشش سے عرصہ دراز کی محنت سے جمع فرمایا، صدہا قسم کے قیمتی پتھروں اور زمانہ بھر کی نوادر اشیار کو بہتر عمدہ سے عمدہ مفردات کو حکیم صاحب موصوف نے جس جانکاہ محنت سے فراہم کیا ہے اور جس احتیاط سے مرکبات کو تیار کیا ہے حقیقت میں وہ انہی کا حصہ تھا۔ مگر عجائبات سے زیادہ جس چیز نے مجھ پر اثر کیا وہ حکیم صاحب کا حسنِ اخلاق اور ہر چیز کے متعلق ان کی نہایت گہری واقفیت تھی۔ طمع۔ دھوکہ دہی اور فریب کو میں نے حکیم صاحب سے کوسوں دور پایا"

۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی سابق ایڈیٹر "عروج" و "پیغام حیات"

ہر قسم کے اعلیٰ مفردات و مرکبات ملنے کا پتہ:۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

کلید ترجمہ قرآن مجید کے ذریعہ
ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ لے!

اس کتاب میں سورۂ فاتحہ سے لیکر والناس تک تمام قرآن مجید کا لفظی ترجمہ سکھلانے کے لئے دو سو چالیس ۲۴۰ سبق درج ہیں۔ جن کو یاد کر لینے سے ہر اردو دان استاد کی مدد کے بغیر آٹھ مہینہ میں قرآن کریم کا ترجمہ بآسانی سیکھ لیتا ہے۔ اور روزانہ دو سبق یاد کرنے سے صرف چار ماہ میں انشار اللہ تعالےٰ دنیا کی کسی زبان میں اس قسم کی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اگر آپ کی غفلت سے آپکے بیوی بچے اب بھی اس نعمتِ عظمےٰ سے محروم رہیں تو آپ کی قسمت! قیمت مجلد پارچہ ۲ روپیہ۔ غیر مجلد ڈیڑھ روپیہ

(۲) فقہ احمدیہ قیمت آٹھ آنہ

المشتہر حکیم محمد عبداللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان دارالامان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرکز احمدیت

قادیان

ایک جدید تصنیف - خوبصورت - مجلد مصوّر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختصر مگر مکمل تاریخ پر مبنی ہے - ایک کتاب میں بہت سی کتابوں کا خلاصہ ہزارہا صفحات کی ورق گردانی کا نتیجہ اس سال کا نادر تحفہ ہے -

آپ کو کتاب میں کیا کچھ ملے گا

(۱) میرزا ہادی بیگ - مورث اعلیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سمرقند سے لے کر ورود ہند - تعمیر قادیان - قادیان کی مستقل اور آزاد حکومت کی بنیاد عضد الدولہ اور ہفت ہزاری خطابات - قادیان میں سکھوں کے حملے - میرزا عطا محمد صاحب کے زمانے میں قادیان کی سلطنت کا خاتمہ - عارضی ہجرت حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا زمانہ - الغرض بانیان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مکمل تاریخ معہ نقول فرامین شاہی -

(۲) سلطنت قادیان کے مٹنے کے بعد قادیان کی کیا حالت ہوئی - چشم دید راویوں کی قلم سے لکھے ہوئے بیانات -

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختصر مگر مکمل سوانح عمری - سن وار حالات کا ذکر - جس سے آپ کو معلوم ہوگا - کہ خدا تعالےٰ نے کس طرح آپ کو بڑھایا اور پھیلایا - اور ایک گمنام ہستی سے دنیا کا سب سے بڑا اور محبوب ترین انسان بنا دیا -

(۴) آپ کی تعلیم کے چند نمونے -

(۵) آپ کے چند نشانات -

(۶) آپ کی ذریت طیبہ اس عنوان کے ماتحت آپ کی اولاد میں سے ہر فرد کا جدا گانہ ذکر اور پیشگوئیوں الہامات اور رؤیا اور کشوف کے ساتھ کیا گیا ہے - جو حضور کو ذریت طیبہ کے متعلق دکھائے گئے - تاکہ معلوم ہو کہ آپ کی اولاد - مبشر - موعود - پاکیزہ خدا تعالےٰ کی منشا کے ماتحت سلسلہ کی خدمت اور آسمانی نوروں کو پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی ہے - اور یہ معلوم ہو سکے - کہ ان میں سے ہر ایک فرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی بذات خود ایک زندہ دلیل ہے - اور تا سمجھ آسکے - کہ یہ سب شعائر اللہ ہیں -

(۷) خلافت اولیٰ کے چھ سالوں پر ایک نظر -

(۸) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کارناموں کی مختصر مگر مکمل فہرست - حضور کے یوم پیدائش سے آج ۱۹۴۲ء تک کے جلیل القدر اعمال پر اجمالی نظر - اس کے سوا اور بہت کچھ آپ کو اس کتاب میں ملے گا - اس مختصر سے آپکو بہت سا اندازہ لگانے کا موقع مل سکے گا -

کتاب ۱۵ دسمبر تک انشاء اللہ چھپ سکے گی - قیمت کا اندازہ بعد میں ہو سکے گا مہربانی کر کے جلد اپنے آرڈر دیجئے - کیونکہ گرانی کاغذ کی وجہ سے کتاب تھوڑی تعداد میں چھپ رہی ہے -

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خانصاحب بی اے ایل ایل - بی - پی سی ایس

سب جج بہادر درجہ چہارم ڈیرہ غازیخاں

دعویٰ ۲۵ سال ۳۲ءکا لالہ داسو رام سیال سکنہ ڈیرہ غازیخاں بنام خوب چند وغیرہ

دعویٰ ملنے ڈگری استقرار یہ بنام خوب چند ولد نندہ رام سیال سکنہ ڈیرہ غازیخاں حال بمبئی

Hotel Keeper below General Post office Building Bombay

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خوب چند مذکورہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے - اور روپوش ہے - اس لئے اشتہار ہذا بنام خوب چند مذکور جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۹ نومبر ۱۹۴۲ء کو مقام ڈیرہ غازیخاں حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی - آج بتاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا -

مہر عدالت — دستخط حاکم

اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں - یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں - ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے - حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین - خوبصورت - تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولینا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے - پس اصل تو یہ ہے - کہ انسان میانہ روی اختیار کرے - لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے - اور وہ علاج "اکسیر شباب" ہے - اکسیر شباب نیا خون - نیا جوش پیدا کر دیتی ہے

قیمت تیس خوراک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

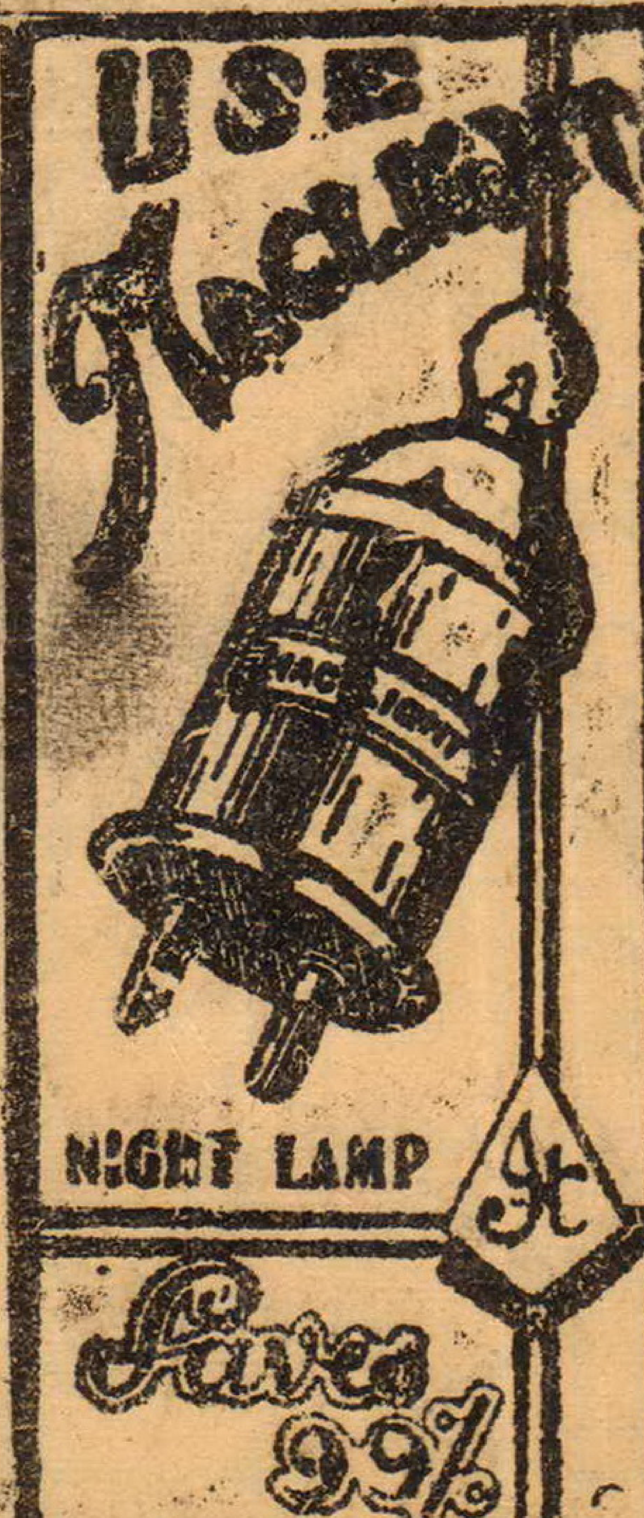

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں - بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی کی بچت کرتا ہے -

ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B.71

189

یوم وقار عمل

یوم عمل:۔ ۳۰ اخاء ۱۳۲۱ہش بروز جمعۃ المبارک
مقام عمل:۔ باب الانوار سے قادرآباد کو جانیوالی سڑک
وقت:۔ خدام کی حاضری ٹھیک ۷ بجے صبح
مقام عمل پر ضروری ہے۔ انصار سے بھی درخواست
ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل

مقامی خریداروں کو فرداً فرداً چندہ کی ادائیگی کے متعلق چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ بہت جلد چندہ ادا فرماویں!

شباگن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباگن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹/ ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

آپکو ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر باقاعدہ روپیہ لگانا چاہیئے۔

اس طرح آپ مادرِ ہند کے بہادر و جنگجو فرزندوں کے لئے نہ صرف سازوسامان

بلکہ میدانِ جنگ میں اُن کی امداد کے لئے ٹینک، طیارے اور توپیں خریدنے میں بھی مدد دیں گے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ ہندوستانی کارخانوں کو بھی مدد دیں گے۔

اور جب آپ اپنے بیٹوں کی واپسی پر انھیں گھر میں خوش آمدید کہیں گے تو آپ اس خیال سے خوش ہوں گے کہ آپ نے ان کو فتح میں مدد دی ہے اور یہ کہ ہر سال آپکی جمع شدہ رقم تیزی سے بڑھ رہی ہے جس سے ان کے زمانہ میں ان کو مدد ملے گی۔ جتنی جلد آپ اس میں روپیہ لگائیں گے اتنا ہی زیادہ منافع ہوگا۔ ابھی عمل کیجئے۔

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدیئے

★ حکومتِ ہند سے ضمانت شدہ۔
★ کسی بھی وقت بھنایا جاسکتا ہے۔
★ ہر دس روپیہ پر ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع ملتا ہے۔

کسی بھی ڈاکخانہ سے مل سکتے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ جمعہ سے مغربی صحرا میں اتحادی فوج نے دشمن پر حملہ کر رکھا ہے۔ اور ان حملوں کا زور بہت بڑھ رہا ہے۔ آٹھویں فوج کے کئی دستے دشمن کے بچاؤ کی لائن کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ یہ ابھی نہیں بتایا گیا۔ کہ یہ حملہ بڑے پیمانہ پر کیا گیا ہے یا صرف مقامی کامیابیاں حاصل کرنے کی غرض سے ہے۔ بہرحال لڑائی بڑے زور کی ہو رہی ہے اور جرمنوں نے زبردست جوابی حملے کئے ہیں جنرل الیگزینڈر نے اپنے سپاہیوں کے نام ایک حکم میں کہا ہے کہ دشمن پر حملہ کرو۔ اور پھر حملہ کرو۔ اگر تمہیں بچاؤ کرنے پر مجبور ہونا پڑے۔ تو بھی حملہ کرو۔ اس حملہ سے قبل پندرہ روز ہوئے دشمن کے ہوائی میدانوں پر لگاتار بمباری کی جا رہی تھی۔ تا اس کے جہاز اڑ نہ سکیں۔ دشمن کے ہوائی دستوں کو بڑے پیمانہ پر کمک مل رہی ہے۔ اتحادیوں نے العالمین کے پاس دشمن کے سپاہیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ کم سے کم اپنے مورچوں پر جرمن ہوائی جہاز سخت مقابلہ کرتے ہیں۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ۳½ ماہ قبل جو حملہ کیا گیا تھا۔ وہ زیادہ سخت تھا۔ یا موجودہ حملہ زیادہ سخت ہے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ برطانی طیاروں نے برطانیہ سے اڑ کر کوہ الپس کے اوپر سے گذر کر شمالی اٹلی کی چھاؤنیوں پر زبردست حملے کئے۔ یہاں سے رومیل کی فوجوں کو سامان وغیرہ بھیجا جاتا ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ان پر یہ دوسرا حملہ تھا۔ گذشتہ حملہ کی طرح اب کے موسم اچھا نہ تھا اور ہوائی جہازوں کو گھنے بادلوں میں سے ہو کر جانا پڑا جینوا اور ٹیورن پر سخت حملے کئے گئے۔ کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ ان حملوں سے روم میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ الپس کو پار کرنے کے لئے برطانی ہوابازوں کو اتنی اونچائی پر جانا پڑا۔ کہ بعض اوقات وہ آکسیجن کی ٹوپیوں سے کام لینے پر مجبور ہوئے۔ تین جہاز واپس نہ آ سکے۔ مسولینی نے ایک بار کہا تھا۔ کہ جینوا اٹلی کا سمندری پھیپھڑہ ہے۔ جرمن بھی ان حملوں سے سکتہ میں آ گئے ہیں۔ کل ہالینڈ میں فوجی ٹھکانوں اور فرانسیسی ساحل کے پاس دشمن کے جہازوں پر بھی حملے کئے گئے۔

ڈِشی ۲۵ اکتوبر۔ کل تیسرے پہر یہاں دو بار ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔

ماسکو ۲۵ اکتوبر۔ کل دن بھر سٹالن گراڈ موزڈاک اور کاکیشیا میں لڑائی ہوتی رہی۔ جرمن سٹالن گراڈ کے شہر میں گھس تو رہے ہیں۔ مگر یہاں انہیں اور زیادہ مشکل کا سامنا ہے۔ اب وہ شہر سے باہر نہیں جا سکتے۔ تین ماہ کی لڑائی میں لاکھوں سپاہیوں اور ہزاروں ہوائی جہازوں کے نقصان کے بعد اب ان کی یہ پوزیشن ہے کہ شہر سے نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے مڑ سکتے ہیں۔ اور پھندے میں پھنس گئے ہیں۔ روسی اس بہادری سے مزاحمت کر رہے ہیں کہ نازی بھی اس کے معترف ہیں۔ ایک نازی نامہ نگار نے ریڈیو پر کہا۔ کہ سٹالن گراڈ قلعہ سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ روسی نالیوں میں بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی چین نہیں لینے دیتے۔ روسیوں کو پیچھے دھکیلنا بہت مشکل ہے۔ نوورسسک کے جنوب مشرق میں بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ سٹالن گراڈ کے شمالی کارخانوں والے علاقہ میں لڑائی کا زور زیادہ ہے۔ کبھی لڑائی کا رخ ان کی طرف ہو جاتا ہے اور کبھی ان کی طرف۔

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر۔ امریکن سمندری دستوں نے گلبرٹ کے جزیرہ پر زور کا حملہ کیا یہ گوڈال کنال سے ایک ہزار میل شمال میں ہے، یہاں دو جاپانی جہاز ڈبو دئے گئے۔ اور ایک کروزر کو نقصان پہنچایا۔ گوڈال کنال کی لڑائی کا ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ میں اتحادیوں نے رباؤل اور بونا وغیرہ پر حملے کر کے دشمن کے ۷۲ جہاز برباد کئے۔ یا ان کو نقصان پہنچایا ان میں سے ۹ کروزر ۳ تباہ کن۔ ایک اڑن کشتیاں لے جانے والا اور ۳۲ سامان یا فوج لے جانے والے تھے۔

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے چینی سفیر کو اس سمجھوتہ کا پورا مسودہ دے دیا جس کے رو سے امریکہ نے چین میں اپنے خاص حقوق چھوڑ دینے کا اعلان کیا ہے۔

احمد آباد ۲۵ اکتوبر۔ کل ایک سکول کو آگ لگا دی گئی۔ گذشتہ شب ایک ڈاک خانہ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تھی۔

بمبئی ۲۴ اکتوبر۔ حکومت بمبئی نے پسماندہ اقوام کی اصلاح و بہبود کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ کی رقم وقف کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے جو پسماندہ اقوام کی ضروریات کا جائزہ لے کر اس رقم کا بہترین مصرف بتلائے گی۔

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ اگرچہ اس سال حجاج کے لئے بحیرہ احمر کا راستہ تجویز نہیں کیا جا سکتا لیکن حجاج معمولی برٹش انڈیا جہازوں کے ذریعہ سے بصرہ اور بغداد کے راستے حج بیت اللہ شریف کو جا سکتے ہیں۔ کراچی سے بصرہ تک جہازوں میں اور بصرہ سے بغداد تک ریل کے ذریعہ سے سفر کیا جا سکتا ہے۔ اس سے آگے سفر کے لئے لاریوں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ کراچی پورٹ حج کمیٹی حاجیوں کیلئے پاسپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ قیام کراچی میں حجاج کی آسائش کا بھی بندوبست کیا جا رہا ہے۔

چنگ کنگ ۲۴ اکتوبر۔ چین کا وزیر خارجہ واشنگٹن سے واپس چین پہنچ گیا ہے۔ صدر روزویلٹ نے ان کے ذریعہ سے مارشل چیانگ کے نام ذاتی پیغام بھیجا ہے۔

بنارس ۲۴ اکتوبر۔ بنارس یونیورسٹی کی عمارت سے پولیس اور فوج ہٹا لی گئی ہے۔ یونیورسٹی ۲۶ اکتوبر سے کھل رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ جمعہ کو جاپان میں چیزوں کے نرخ بہت گر گئے۔ ٹوکیو اور اوساکا میں چیزیں بہت سستے داموں بکنے لگیں وجہ یہ تھی کہ افواہ مشہور ہو گئی کہ چینی ہوائی جہازوں نے جاپان کی کانوں کے علاقہ پر بمباری شروع کر دی ہے اور دوکانداروں نے جلدی جلدی اپنا سٹاک ختم کرنے کے لئے قیمتیں گھٹا دیں۔

قاہرہ ۲۵ اکتوبر۔ بعد دوپہر کی اطلاع ہے کہ اتحادی سپاہی کئی جگہ دشمن کے بچاؤ کے بڑے بڑے مورچوں میں گھس گئے اور کئی جگہیں دشمن سے چھین لی ہیں۔ جنہیں وہ اب مضبوط کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے جوابی حملے کئے۔ مگر ان جگہوں کو واپس لینے میں ناکام رہے۔ اتحادی طیارے دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ جرمن طیارے بہت کم مقابل پر آئے۔ جنرل الیگزینڈر نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ رومیل اور اس کے سپاہیوں کو مٹا ڈالو۔

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر۔ رباؤل کے پاس سترہ ہزار چھ سو ٹن کا ایک جاپانی جہاز غرق کر دیا گیا ہے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے پورٹ ڈارون پر حملہ کیا۔ مگر بہت کم نقصان پہنچا سکے۔

ماسکو ۲۵ اکتوبر۔ جمعہ کے روز ایک جرمن دستہ سٹالن گراڈ میں روسی صفوں میں گھس آیا تھا۔ جسے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ ایک اور جرمن بٹالین میں سے نصف تباہ کر دی گئی۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسی طیاروں نے دشمن کی سامان لے جانے والی تین گاڑیاں تباہ کر دیں۔

میانوالی ۲۵ اکتوبر۔ گورنر پنجاب نے یہاں تقریر کرتے ہوئے اس ضلع کی فوجی سرگرمیوں کی بہت تعریف کی۔ آپ نے کہا۔ اب تک یہ ضلع آٹھ ہزار جوان دے چکا ہے۔ اس ضلع کے جوانوں میں قدرتی سپاہیوں کے اوصاف ہیں۔

دہلی ۲۴ اکتوبر۔ ۱۸ اکتوبر کو آسام کے قصبہ ڈگبوئی کے پاس ایک ڈبل انجن والا جاپانی طیارہ مصروف پرواز دیکھا گیا۔ ایک امریکی طیارہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ جاپانی طیارہ کے دونوں انجنوں پر گولے لگے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی طیارہ اپنے اڈے پر بخیر و عافیت نہیں پہنچا ہوگا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی